۲۔ جمعہ کے دن عید

مولانا عبدالستار گوندل لاہور سے لکھتے ہیں کہ:۔

اگر عید جمعہ کے دن آجائے تو گیا عید کے بعد جمعہ کے خطبے میں بھی حاضری ضروری ہوتی ہے یا بعض کی حاضری سے کام بن جائے گا؟ (مختصراً)

الجواب

اگر جمعہ کے دن عید آجائے تو نماز عید ادا کرنے پر جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ اب جو چاہے جمعہ پڑھے جو نہ چاہے نہ پڑھے۔ جب جمعہ نہ رہا تو خطبہ میں حاضری کیسی؟

عن وهب بن كيسان رضي الله تعالىٰ عنه قال اجتمع عيدان على عهد ابن زبير فاخر الخروج حتى تعالى النهار ثم خرج فخطب ثم نزل فصلى ولم يصل الناس الجمعة فذكرت ذلك ابن عباس فقال اصاب السنة رواه النسائي و ابوداؤد ورجاله رجال الصحيح۔

بعض روایات سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ حضرت ابن زبیرؓ نے صرف جمعہ نہیں ترک کیا تھا بلکہ ظہر کی نماز بھی ترک کر دی تھی مگر مندرجہ ذیل روایت سے اس کی تردید ہو جاتی ہے۔

عن عطا قال اجتمع عيدان في عهد ابن الزبير فصلى بهم العيد ثم صلى بهم الجمعة صلوٰة الظهر اربعًا (مصنف ابن ابی شيبة)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پر جب یہ لے دے ہوئی کہ انھوں نے عید تو پڑھی جمعہ نہیں پڑھا تو ابن زبیرؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

فبلغ ابن الزبير فقال شهدت العيد مع عمر فصنع كما صنعت۔ (ابن ابی شيبة)

حضرت ابن عباسؓ نے سن کر کہا تھا، ابن زبیرؓ نے سنت پر عمل کیا ہے۔

كان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذكرنا ذلك له فقال: اصاب السنة (ابوداؤد)

مرفوع روایات میں بھی یہی حکم ملتا ہے گو علی الانفراد ان روایات میں کلام ہے مگر مجموعی لحاظ سے قابل استدلال ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت زیدؓ بن ارقم سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ہاں میں نے اس کا مشاہدہ کیا تھا۔ آپ نے عید پڑھ لی تھی جمعہ کی چھٹی دے دی تھی۔

سألہ معاویۃ ھل شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین اجتمعا؟ قال نعم صلی العید اول النھار ثم رخص فی الجمعۃ فقال من شاء ان یجمع فلیجمع (ابوداؤد)

اس میں ایاس بن ابی رملہ ہے مگر اس کے باوجود امام علی بن المدینی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے، غالباً شواہد کی بنا پر۔ محلی کے حاشیہ پر ہے: والحدیث رواہ الحاکم وصححہ ھو والذھبی (محلی جلد خامس)

ایک اور روایت میں ہے، ہاں ہم جمعہ پڑھیں گے:۔

فمن شاء اجزأہ من الجمعۃ انا مُجَمِّعُوْنَ (ابوداؤد) وفی سندہ بقیۃ وقد صحح احمد بن حنبل والدارقطنی ارسالہ (نیل الاوطار)

حضرت علیؓ نے بھی ایک دفعہ ایسا کیا تھا اور فرمایا تھا تمہارا جمعہ بھی ہو گیا۔

عن عبد الاعلی عن ابی عبد الرحمان قال اجتمع عیدان علی عھد علی فصل بالناس ثم خطب علی راحلتہ فقال یایھا الناس من شھد منکم العید فقد قضی جمعتہ ان شاء اللہ تعالیٰ (ابن ابی شیبۃ)

حضرت عمر بن عبد العزیز کا معمول بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔

حدثت عن عمر بن عبد العزیز وعن ابی صالح الزیات ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمع فی زمانہ یوم جمعۃ ویوم فطر فقال ان ھذا الیوم یوم قد اجتمع فیہ عیدان فمن احب فلینقلب ومن احب (ان ینتظر) فلینتظر (عبد الرزاق) ولکن فیہ من لم یسم۔

حضرت امام احمدؒ بن حنبل بھی یہی فرماتے ہیں کہ ایسے موقع پر جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

قال احمد لا تجب الجمعۃ لا علی اھل القری ولا علی اھل البلد بل یسقط فرض الجمعۃ بصلوۃ العید ویصلون الظھر (عون المعبود)

• حافظ امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں ایسے موقع پر حضورؐ نے نماز عید پر اکتفا کرنے کی اجازت دی ہے

ورخص لهم اذا وقع العید یوم الجمعة ان یجتزوا بصلوٰة العید عن حضور الجمعة (زاد المعاد)

لیکن رخصت ان کے لیے ہے جنھوں نے نماز عید ادا کی ہو، دوسرے کے لیے اجازت نہیں ہے۔

والحدیث دلیل علی ان صلوٰة الجمعة بعد صلوٰة العید تصیر رخصته یجوز فعلها وترکها، وھو خاص بمن صلی العید دون من لم یصلها (عون المعبود)

امام ابو الحسن محمد بن عبد الہادی حنفی نزیل مدینہ منورہ متوفی ۱۱۳۹ھ فرماتے ہیں کہ حدیث سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے، ہاں حنفی مذہب اس کا مخالف ہے مگر حدیث کہتی ہے کہ جمعہ ساقط ہو جاتا ہے۔

فیه انه یجزی حضور العید عن حضور الجمعة لکن لا یسقط به الظهر....

ومذهب علمائنا لزوم الحضور للجمعة ولا یخفی ان احادیث دالة علی سقوط لزوم حضور الجمعة (ابی شیبة السندھی علی النسائی)

بالخصوص دیہاتیوں کے لیے تو حنفی بھی یہی کہتے ہیں کہ جمعہ کی فرضیت ان سے ساقط ہو جاتی ہے۔

وانما رخص عثمان فی الجمعة لاھل العالیة لانهم لیسوا من اھل المصر وھو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ (موطا محمد)

الغرض! عید پڑھنے کے بعد جمعہ کی چھٹی ہو جاتی ہے خاص کر دیہات والوں کو۔ ہاں پڑھ لیں تو بہتر ہے۔ (ابن ماجه)

۳۔ مسجد کے لیے کنواں اور مال زکوٰۃ

مسجد کے کنوئیں کی صفائی کرائی گئی ہے۔ کیا مال زکوٰۃ سے اس کی اجرت ادا کی جا سکتی ہے؟ (فقیر اللہ۔ دار برٹن)

الجواب

اکثر علماء کے نزدیک اس قسم کی چیزیں قرآن حکیم کے بیان کردہ مصارف زکوٰۃ میں داخل نہیں ہیں۔ فی سبیل اللہ سے وہ صرف جہاد مراد لیتے ہیں۔ شیخ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبد الرحمان مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ کا بھی یہی نظریہ ہے۔